تحریر: حافظ وسیم اختر (راولپنڈی)

سانحہ کنہڑ۔ حقائق وشواہد

(سید احمد شہید رحمہ اللہ و شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ اور ان کے دیگر رفقاء کی شہادت کے بعد طویل عرصہ تک مسلمان اسلامی ریاست کے قیام کا خواب دیکھتے رہے۔ لیکن اس کی تعبیر نہ پا سکے۔ طویل جد و جہد اور قربانیوں کے بعد بالآخر یہ سعادت ایک بار پھر اہلحدیث سپوت شیخ جمیل الرحمن سلفی رحمہ اللہ کے حصہ میں آئی۔ کہ انہوں نے کنہڑ میں جہاد کی برکت سے ایک طویل مدت کے بعد آزاد اسلامی ریاست کی بنا رکھی۔

اس ریاست کی بنا خالصتا قرآن و سنت پر رکھی گئی۔ بحمد اللہ اس اسلامی حکومت نے اپنی مختصر مدت حکومت میں ریاست میں مکمل اسلامی قانون عملاً نافذ کرکے دکھایا۔ لیکن افسوس مسلمانوں کی روایتی منافقت ایک بار پھر ان کی تباہی کا سبب بنی۔

اسلام کی نام نہاد دعوے دار جماعت حزب اسلامی حکمت یار گروپ (جسے آپ جماعت اسلامی افغانستان بھی کہہ سکتے ہیں) نے ہوس اقتدار کے لئے قرآن وسنت پر مبنی اس حکومت کو اپنی ریشہ دوانیوں اور شرانگیزیوں سے ختم کر ڈالا۔ نہ صرف یہ کہ اس اسلامی حکومت کو تاخت و تاراج کیا گیا بلکہ اس کے سربراہ اور ممتاز اہلحدیث راہنما شیخ جمیل الرحمن سلفی کو بھی ایک سازش کے ذریعے شہید کر دیا گیا۔ ذیل میں ہم "ترجمان السنہ" کے قارئین کے لئے امارت اسلامی اور شیخ جمیل الرحمن کی شہادت کے بارے میں چند حقائق پیش کر رہے ہیں۔)

کنہڑ افغانستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ پاکستانی علاقہ باجوڑ کے متصل اس صوبے کا رقبہ تقریبا چالیس ہزار مربع کلو میٹر ہے۔ اور اس کی آبادی کم وبیش پانچ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ اسد آباد اس آبادی کا دار الحکومت ہے۔ کنہڑ کو آٹھ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں جماعۃ الدعوہ الی القرآن والسنہ (اہلحدیث) کی قیادت میں مکمل طور پر آزاد کرایا گیا۔ اور یہ افغانستان کا واحد صوبہ ہے۔ جو مکمل طور پر مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ کنہڑ میں جماعۃ الدعوہ کی واضح اکثریت ہے۔ لیکن حزب اسلامی حکمت یار گروپ سمیت دیگر تنظیموں کے مجاہدین بھی یہاں

موجود ہیں ۔

گو کہ صوبے کی آزادی کے بعد علاقے کا مکمل کنٹرول جماعت الدعوہ کے مجاہدین کے ہاتھ میں ہی تھا ۔ لیکن جب جماعت الدعوۃ نے علاقہ میں شرعی حکومت قائم کرنے کا ارادہ کیا ۔ تو انجینئر گل بدین حکمت یار نے انتخابات کا مطالبہ کردیا چنانچہ شیخ جمیل الرحمن نے اتحاد واتفاق کی فضا قائم رکھنے کے لئے یہ مطالبہ منظور کر لیا ۔ چنانچہ آزاد صوبے کی تمام جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل الیکشن بورڈ تشکیل دیا گیا ۔ جس کی نگرانی میں اٹھائیس فروری ۱۹۹۰ء کو کنہڑ اور اس کے ملحقہ مہاجر کیمپوں میں متناسب نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات کا انعقاد عمل میں آیا ۔

الیکشن بورڈ کے متفقہ نتائج کے مطابق جماعت الدعوۃ نے واضح اکثریت حاصل کرتے ہوئے پینتالیس نشستیں حاصل کیں ۔ جب کہ حزب اسلامی (حکمت یار گروپ) کو پینتیس نشستیں ملیں ۔ دیگر جماعتوں نے بھی دو دو تین تین نشستیں حاصل کیں ۔ جماعت الدعوۃ کو اکثریتی جماعت ہونے کی بنا پر حکومت قائم کرنے کا اختیار دیا گیا ۔ حزب اسلامی نے اپنی شکست تسلیم کرنے سے انکار کردیا ۔ اور میڈیا کے ذریعے جھوٹا پروپیگنڈہ کیا گیا ۔ کہ دونوں جماعتوں کو برابر ووٹ ملے ہیں لیکن جماعت الدعوۃ نے دھاندلی سے حکومت قائم کرلی ۔

روز نامہ " جنگ کے صفحات پر حزب اسلامی حکمت یار گروپ کی طرف سے " رفیق افغان " اپنی جماعت کی حمایت اور جماعت الدعوۃ کی مخالفت میں مضامین لکھے ۔ جن میں حقائق کو نہایت ڈھٹائی سے مسخ کر کے پیش کرنے کوشش کی گئی ۔ اس کے جواب میں جماعت الدعوہ کے اردو ماہنامہ " دعوت " کے سابق مدیر " اسحاق طور" نے حزب اسلامی کے اس جھوٹے پراپگنڈے کا مدلل جواب دیا ۔

بعد ازاں اکتوبر ۹۰ء کے دعوت میں تمام معاہدات اور رپورٹیں شائع کر کے اصل حقائق عوام کے سامنے پیش کئے گئے ۔ لیکن جماعت الدعوہ کے خلاف حزب اسلامی نے اپنی ریشہ دوانیاں تیز تر کردیں ۔ دوسری طرف حزب اسلامی کے مقامی ' صوبائی قیادت نے حکمت یار کی ہٹ دھرمی سے تنگ آکر امارت اسلامی کی حمایت کا اعلان کردیا ۔ چنانچہ امارت اسلامی

کے چار وزراء کا تعلق حزب اسلامی کے اسی گروہ سے تھا۔ شیخ جمیل الرحمن نے اپنے مختصر دور اقتدار میں اسلامی نظام کو مکمل طور پر اس آزاد ریاست میں نافذ کردیا۔ اور یہی غالباً شیخ جمیل الرحمن کا سب سے بڑا جرم تھا۔ جس کی سزا انہیں چراغ زندگی گل کردینے کی شکل میں دی گئی۔

یاد رہے کہ افغانستان میں جہاد کی ابتداء کنہڑ کے علاقے ہی سے ہوئی۔ اور یہ سعادت اہلحدیث کے ہی ہاتھ آئی۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے شیخ جمیل الرحمن کی قیادت میں جہاد کا آغاز کیا۔

امارت اسلامی کے قیام کے فوراً بعد ہی حزب اسلامی کی طرف سے اس اسلامی حکومت کے خلاف کاروائیاں شروع ہوگئیں۔ جن میں رفتہ رفتہ تیزی آتی گئی۔

امارت اسلامی کو اپنے مختصر دور حکومت میں کابل حکومت سے شاید اتنا گزند نہ پہنچا ہو۔ جتنا اسلام کی اس نام نہاد ٹھیکے دار تنظیم حزب اسلامی نے پہنچایا۔ ایک طرف تو اس کے بزر جمہر اپنے آپ کو اتحاد بین المسلمین کے چمپئن کہلاتے نہیں تھکتے۔ لیکن عملاً یہ نفاق بین المسلمین کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ شیخ جمیل الرحمن نے اپنی شہادت سے ایک ماہ قبل ہفت روزہ "حرمت" کے نمائندے کے ایک سوال کے جواب میں حزب اسلامی کی شر انگیزیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا تھا

"کہ جہاں تک جھڑپوں کا تعلق ہے۔ تو در اصل ہوا یہ کہ اس علاقے میں ڈاکو تھے۔ جو مسافروں کو لوٹتے تھے۔ عام لوگوں کو انہوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ پاکستان میں بھی انہوں نے ڈاکے ڈالے۔ امارت اپنا یہ فرض سمجھتی ہے کہ اپنے شہریوں اور مسافروں کو مکمل تحفظ فراہم کرے۔ امارت اسلامی نے ان ڈاکوؤں کے وارنٹ گرفتاری جاری کردئے گئے بعدازاں ان میں سے ایک ڈاکو نے صوبہ کنہڑ کی حدود سے باہر حزب اسلامی کے ایک مرکز میں پناہ حاصل کرلی۔

ہم نے حزب اسلامی کی قیادت سے مطالبہ کیا کہ اسے امارت اسلامی کے حوالے کیا جائے۔ تاکہ اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلاکر فیصلہ کیا جائے۔

مگر حزب اسلامی کی قیادت ٹال مٹول سے کرتی رہی اسی دوران چناد ڈابہ کے مقام پر حزب اسلامی کے کمانڈروں نے ٹریفک کا راستہ بند کر دیا۔ امارت نے اس معاملے کو سلجھانے کے لئے عرب بھائیوں کا ایک وفد بھیجا۔ مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

بعد ازاں انہوں نے امارت کے ہیڈ کوارٹر پر فائرنگ کرکے دو سیکورٹی والوں کو شہید کر دیا۔ امارت نے مجرم طلب کئے۔ مگر پھر اسی لاپرواہی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس کے بعد امارت نے جماعت اسلامی پاکستان کی سربراہی میں ایک وفد مذاکرات کیلئے بھیجا۔ مگر اسے بھی قبول نہ کیا گیا۔ بلکہ انہوں نے ایک مقام پر امارت اسلامی کے چار آدمیوں کو جن میں عرب مجاہد بھی شامل تھے قیدی بنا لیا۔

اسی روز امارت کے ایک کمانڈر اگلے مورچوں سے واپس آرہے تھے۔ کہ ان پر حزب اسلامی نے حملہ کیا۔ اور تین افراد کو شہید کردیا۔ اب تک امارت اسلامی نے صبر سے کام لیا تھا۔ مگر ان کی کاروائیاں بڑھتی جارہی تھیں۔ یہ لوگ در اصل امارت اسلامی کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے ۲۰ مئی کو مجاہدین بھیج کر بغیر خون بہائے سب کو فتح کر لیا۔ اسی روز سرکانو کے مرکز سے حزب اسلامی نے میزائلوں سے حملہ کردیا۔ پھر انہوں نے عربوں کے ایک مرکز پر بھی حملہ کیا۔ اب تک امارت اسلامی نے گولی بھی نہیں چلائی تھی۔ اس کے بعد امارت اسلامی نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا۔ کہ سرکانو مرکز پر ہوائی فائرنگ کر کے اسے اپنی تحویل میں لیا جائے۔ اور ایسا ہی ہوا۔

مجاہدین نے ایک مختصر سے آپریشن کے بعد تمام صورت حال پر قابو پا لیا۔ اور تمام ڈاکوؤں کو گرفتار کرکے ان پر شرعی حدود نافذ کر دی گئیں۔ اب اللہ کے فضل سے امارت اسلامی میں بالکل امن ہے۔ اب یہ لوگ وہابی کے الفاظ استعمال کر کے تعصب پھیلا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجاہدین کے باہمی اختلافات کسی بھی طرح جہاد افغانستان کے لئے مفید نہیں۔ حزب اسلامی والے ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارے درمیان اگر کوئی غلط فہمی پیدا ہو بھی جائے تو مل بیٹھ کر اسے حل کرنا چاہئے۔

مسلمانوں کو آپس میں گولی کی زبان زیب نہیں دیتی " (ہفت روزہ حرمت)

اس محاذ پر پسپائی کے بعد حزبی ٹولے نے میڈیا کی سطح پر امارت اسلامی کے خلاف محاذ کھول دیا ۔ اور طرح طرح سے امارت اسلامی پر بہتان طرازیوں اور الزام تراشیوں کی بوچھاڑ کردی ۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے ۔ حد تو یہ ہے ۔ کہ وہ اس قدر پستی پر اتر آئے ہیں ۔ کہ انہوں نے اپنے پرانے محسنوں کو بھی لتاڑنا شروع کر دیا ہے ۔ ہماری مراد عرب مسلمان بھائیوں سے ہے ۔ پچھلے دنوں انگریزی روزنامے " فرنٹیر پوسٹ " نے اپنے پشاور بیورو کے حوالے سے انچارج اور مشہور صحافی " قیصربٹ" کے حوالے سے حکمت یار کا بیان شائع کیا ۔ کہ عرب مجاہدین افغانستان سے فورا نکل جائیں ۔

افسوس سعودی عرب اور کویت سے مال کھانے والا یہ حزبی ٹولا اتنا نمک حرام نکلا ۔ اور اپنے محسنوں کو قادیانیوں اور یہودیوں سے جا ملایا ۔ " شہادت" جوکہ حزب اسلامی کا ترجمان ہے کے ماہ جون کے شمارے میں ہرزہ سرائی کی گئی ۔

۱ ۔ اسلام کے دشمنوں نے اسلام کے اندر وہابیت کو قائم کیا ۔

۲ ۔ وہابیت قادیانیت کا متبادل ہے ۔

۳ ۔ " تل ابیب " " واشنگٹن " اور " لندن " سے وہابیت کی را ہنمائی ہوتی ہے ۔

حزب اسلامی نے مقامی آبادی اور کنڑ کے قرب و جوار میں بسنے والے مجاہدین میں امارت اسلامی کے خلاف خوب پراپگنڈہ کیا ۔ اور وہابیت کے نام کے ذریعے انہیں امارت اسلامی سے خوب برگشتہ کیا ۔ اصل میں اس گروہ کی پرانی بیماری اور روگ ہے ۔ کہ جب اس کو اقتدار نہیں ملتا ۔ تو یہ ہائے اقتدار ہائے اقتدار کی دہائی دینے لگتی ہے ۔ اور برہمی میں اسے کچھ بجھائی نہیں دیتا ۔ اور منہ سے اول فول بکنا ۔ اور دوسروں پہ زبان طعن دراز کرنا ان کا مشغلہ ٹھہرتا ہے ۔

وہابیت کے یہ پرانے وظیفہ خور اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے اہلحدیث کے خلاف جھوٹے پراپیگنڈہ میں مشغول ہیں ۔ کون نہیں جانتا ۔ کہ سعودیہ کی وہابی حکومت سے اس جماعت نے کیا کیا فائدے اٹھائے ۔ افسوس عرب ممالک میں اپنے آپ کو " محمد بن عبد الوہاب " کی دعوت کا سب سے بڑا نقیب کہلانے والے آج محمد بن عبد الوہاب کے نام کو

انگریزوں کی تقلید میں گالی کے طور پر استعمال کر رہے ہیں ۔ اور وہابیت کو قادیانیت اور یہودیت سے ملانے پر تلے بیٹھے ہیں "اتحاد بین المسلمین" کے یہ نام و نہاد ٹھیکے دار عملاً" نفاق بین المسلمین "کے محرک کا کردار ادا کر رہے ہیں ۔

کسے نہیں معلوم جہاد افغانستان کے نام پر اس گروہ کے افراد نے کس قدر اپنی جیبیں امریکی و بدیسی ممالک کی امداد سے بھری ہیں ۔ اور ان کے اسلحہ خانے کس کس ملک کے اسلحہ سے بھرے پڑے ہیں ۔

لیکن امریکی ایجنٹ ہونے کا طعنہ ان لوگوں کو دیا جارہا ہے ۔ کہ جن کی تاریخ بتا تی ہے ۔ کہ انگریزوں اور یہودیوں کے سب سے بڑے دشمن ہی اہلحدیث ہیں ۔ کیا محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ انگریز کا ایجنٹ تھا ۔ یا اس کا سب سے بڑا دشمن ' اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ ' سید احمد شہید رحمہ اللہ ' مولانا حضرت جعفر تھانیری رحمہ اللہ علمائے صادق پور و پٹنہ ' بنگال کے اہلحدیث علماء اور دیگر بے شمار اہلحدیث جنہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کر تے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کردیں ۔ کیا یہ سب انگریزوں کے ایجنٹ اور پروردہ تھے ۔

الحمد للہ بر صغیر میں اگر کسی کو انگریز دشمنی میں قیادت و سیادت کا فخر حاصل ہے تو ۔ وہ صرف اہلحدیث ہی ہیں ۔ اگر یقین نہ آئے ۔ تو برٹش انڈیا لائبریری کا ریکارڈ چیک کر لیں ۔ یا برصغیر پاک وہند کے پرانے مقدمات کی فائلیں کھنگال ڈالئے ۔ اگر یہ ممکن نہ ہو ۔ تو مشہور زمانہ مصنف ڈبلیو ہنٹر کی کتاب " ہمارے ہندوستانی مسلمان " یا اپنی ہی جماعت کے قلمکار (آباد شاہ پوری) کی کتاب " سید بادشاہ قافلہ " ہی پڑھ لیں ۔ آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ۔ اہلحدیث انگریز کے ایجنٹ ہیں ۔ یا اس کے سب سے بڑے حریف ۔

اس جماعت کو الزام لگاتے ہوئے ذرا تو شرم آنی چاہئے ۔ اور اپنے گریبانوں میں جھانک لینا چاہئے تھا ۔ افسوس جماعتی عصبیت نے انکو اندھا کر دیا ہے ۔ اور اس اندھے پن میں ان کو عجیب عجیب خرافات سوجھ رہی ہیں ۔ اہل عصر معاصرانہ چشمک تو ہوا ہی کرتی ہے ۔ اور ایک دوسرے پر اس چشمک کی بنا پر الزامات دھرنا بھی بعید از قیاس نہیں ہوتا ۔ لیکن لعن ' طعن اور بہتان طرازی کی یہ انتہا کہ قادیانیوں انگریزوں اور یہودیوں کے ساتھ اس

جماعت کو ملا رہے ہیں ۔ جس کا ماضی بے داغ اور حال واضح اور شفاف ہے ۔

کیا جہاد افغانستان میں سب سے زیادہ امریکی امداد لینے والی جماعت ہی حزب اسلامی نہیں ؟ کیا حزب اسلامی امریکی امداد لینے سے انکار کر سکتی ہے ۔ ہر گز نہیں ۔ آپ کا دامن اس گندگی سے بری طرح آلودہ ہے ۔ اس کے برعکس ہم یہ بات دعوے سے کہہ سکتے ہیں ۔ کہ انشاء اللہ کوئی فرد یا گروہ وہ یہ ثابت نہیں کر سکتا ۔ کہ جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ (اہلحدیث) امریکہ سے امداد لیتی رہی ہے ۔ اہلحدیث کا دامن الحمد للہ اس گندگی سے پاک ہے ۔ یہ آلودگی آپ ہی کے دامن کو آلودہ اور بدنما کئے ہوئے ہے ۔ امارت اسلامی کے خلاف اس تمام منفی پروپگنڈے کا مقصد سادہ لوح افغان مسلمانوں کو دنیا کی واحد اسلامی ریاست کہ جو ہزاروں قربانیوں کے بعد قائم کی گئی تھی ۔ کے خلاف ابھارتا تھا ۔ اور وہابیت کا نعرہ لگا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا تھا ۔

چنانچہ حزب اسلامی نے افغان عبوری حکومت کے دس ہزار مجاہدین سمیت علاقہ کے جرائم پیشہ افراد جن میں ڈاکو ' رہزن ' لٹیرے ' اور اسمگلر بھی شامل تھے پر مشتمل بائیس ہزار مسلح افراد کا ایک لشکر جرار تیار کیا ۔ اور ۲۱ اگست ۱۹۹۱ ء کو حزب اسلامی نے بڑے لشکر سے امارت اسلامی پر حملہ کردیا ۔ یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ اگر اتنے بڑے لشکر جرار سے کابل یا جلال آباد پر اٹیک ہو تا تو وہ بھی چند دن کے اندر اندر فتح ہو جاتے ۔ افسوس اس حملہ میں آتشی اسلحہ اس بری طرح اپنے مسلمان بھائیوں پر استعمال کیا گیا ۔ کہ کنہڑ میں خون مسلم کے دریا بہہ نکلے ۔ اور اس پر ہی بس نہیں کی گئی بلکہ اپنے نام کے ساتھ لفظ اسلامی کا لاحقہ لگانے والی اس جماعت کے افراد نے اسلامیان کنہڑ میں سے کئی افراد کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کو دریائے کنہڑ میں پھینک دیا ۔

اس ظلم و بربریت کا داغ اپنی جبین سے دھونے کے لئے حزب اسلامی میڈیا کو بری طرح استعمال کر رہی ہے ۔ اور اس کی وظیفہ خوار نیوز ایجنسیاں اور تنخواہ دار صحافی سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کرنے میں مصروف ہیں ۔ کنڑ پر قبضے کے بعد شیخ جمیل الرحمن باجوڑ میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ۔ جہاں ۳۰ اگست کو جمعہ کے روز تقریبا پونے ایک بجے حزب

اسلامی کی حامی جماعت اخوان المسلمون سے تعلق رکھنے والے ایک مصری باشندے عبد اللہ رومی نے شیخ جمیل الرحمن کو دھوکے سے گولی مار کر شہید کر دیا ۔ موقع پر موجود شیخ جمیل الرحمن کے باڈی گارڈ عبد القیوم نے مجرم کو پکڑنے کی کوشش کی ۔ تو قاتل نے اس کو بھی گولی مار کر زخمی کر دیا ۔ اور تقریبا تین سو میٹر دور مین سڑک پر اسٹارٹ حالت میں کھڑی ایک گاڑی کہ جس میں دو افغان باشندے سوار تھے کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔

شیخ جمیل الرحمن کے دوسرے باڈی گارڈ نے جب یہ صورت حال دیکھی ۔ تو اس نے قاتل پر فائرنگ کرکے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا ۔ عبد اللہ رومی کو گولی لگتے دیکھ کر گاڑی میں سوار افغان باشندے موقع سے فرار ہو گئے ۔ عبد اللہ رومی کا تعلق حزب اسلامی حکمت یار گروپ سے ڈھکا چھپا نہیں ۔ جان بوجھ کر ایک عرب باشندے کے ہاتھوں شیخ جمیل الرحمن کو اس لئے قتل کروا یا گیا ۔ تاکہ اصل مجرموں تک پہنچنا دشوار ہو جائے ۔ اور عرب ممالک میں شیخ جمیل الرحمن کی جماعت کو جو اثر و رسوخ حاصل ہے ۔ وہ بھی اس کشیدگی کی وجہ سے ختم ہو جائے ۔

اس سانحہ کے فورا بعد اخبارات کے دفاتر میں حزب اسلامی کی ایک نیوز ایجنسی نے اس قتل کی خبریں پہچائیں ۔ اور بعض من گھڑت واقعات بیان کئے گئے تاکہ کیس کو الجھایا جا سکے ۔ حیرت کی بات تو یہ ہے ۔ کہ قاتل کے بارے میں جماعت الدعوۃ کے چند مجاہدین کے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم تھا ۔ کہ وہ کون ہیں ۔ لیکن اس ایجنسی کے ذریعے اخبارات میں نہ صرف قاتل کا نام اس کی شہریت کی اطلاعات پہنچائی گئیں ۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا ۔ کہ قاتل کا شیخ جمیل الرحمن سے قریبی تعلق تھا ۔

اس کے علاوہ حزب اسلامی کا پروپگنڈہ سیل مسلسل اخبارات کو امارت اسلامی اور شیخ جمیل الرحمن کے بارے میں گمراہ کن اطلاعات پہنچاتا رہا ۔ چنانچہ شیخ جمیل الرحمن کے بھتیجے حاجی ولی اللہ غلام نے بھی اس صورت حال پر شدید احتجاج کیا ۔ اور حزب اسلامی حکمت یار کی اس قتل سے برآت کے بارے میں ان سے منسوب کی گئی خبروں کی بھی سختی سے تردید کی

حد تو یہ ہے ۔ حزب اسلامی اپنے ظلم وبربریت کو چھپانے کیلئے میڈیا کے ذریعے خود کو مظلوم اور شیخ جمیل الرحمن کی جماعت کو جارح اور ظالم ثابت کرنے کے لئے تمام ظلم وبربریت کو جماعت الدعوہ کے کھاتے میں ڈالتی رہی ۔

اس بات کی گواہی اخبارات کے فائل سے دیکھی جا سکتی ہے ۔ آخر میں ہم حکومت پاکستان کی اس سانحہ عظیم پر خاموشی اور سرکاری میڈیا سے اس سانحہ کی خبریں نشر نہ کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں ۔ کہ کیونکہ شیخ جمیل الرحمن کا قتل پاکستانی حدود میں ہوا ۔ اس لئے حکومت پاکستان کی یہ ذمہ داری ہے ۔ کہ وہ جلد از جلد اس سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے اصل مجرموں کے خلاف کاروائی کرے ۔